مغرب کی اذان کے دوران روزیے دار کھانے پینے سے گنا گار ہوگا؟

مجيب:مفتى محمدقاسم عطارى

فتوى نمبر:FAM-632

قارين اجراء: 05رجب المرجب 1446ه /06 جورى 2025ء

دارالافتاءابلسنت

(دعوت اسلامي)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان یا نفل روزے میں روزہ کھولتے وقت اذان ہوتی ہے، تولوگ افطار کرتے رہتے ہیں، اذان کاجواب دینے کے لیے رُکتے نہیں ہیں، تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اذان ہوتے وقت افطار کرتے رہنے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْلينِ الرَّحِيْمِ

ٱلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ٱللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مفتی بہ وران ج قول کے مطابق زبان سے اذان کا جواب دینا مستحب ہے ، واجب نہیں ہے ، پھر فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق کھانے والے شخص کو تو دیسے بھی کھانے کے دوران اذان کا جواب نہ دینے کی رُخصت حاصل ہے بعنی اس پر اذان کا جواب نہیں ہے ، لہذا اگر روزے دار شخص افطار کر رہا ہو اور اس دوران اذان ہو جائے ، تو وہ افطار کو جاری رکھ سکتا ہے ، ایسا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا، ہاں البتہ حصولِ تو اب کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر اذان سے پہلے کھانا پینا شروع ہونے کہ افرادان کا جواب دیا جائے ، اور اگر اذان شروع ہونے پر بہی افطار کیا ہو تو اذان ہونے پر مزید کھانا پینا مو توف کر کے اذان کا جواب دیا جائے ، اور اگر اذان کا جواب دیا جائے ادان کا جواب دیا جائے ، اور اگر اذان کا جو اب دیا جائے ، اور اگر اذان کو حیے کہائے رُک جائے اور پھر اذان کے بعد اگر مزید بچھ کھانا پینا چاہے تو کھانی لے لیکن ایسانہ کرے تو بھی گنجائش دینے کہائے اُن کے بیائے اُن کے اور پھر اذان کے بعد اگر مزید بچھ کھانا پینا چاہے تو کھانی لے لیکن ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں سے کہائے اُن کا جو اب سے کہائی ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں سے کہائے اُن کا جو اب سے کہائی کا جو اب سے کہائے اُن کا جو اب سے کہائی ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں سے کہائی کے ان کے اور کھور اور اور پی کے کہائی کے ان کا کو اب کے اور کی کھور اور کیا کی کے اور کھور اذان کے بعد اگر مزید بچھ کھانا پینا چاہے تو کھائی کے لیکن ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں سے کہائی کے لیکن ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں سے کہائی کی کھور کیا کہائی کے لیکن ایسانہ کرے تو بھی گنجائش میں کہائی کے لیکن ایسانہ کی کھور کو کھور کے کہائی کے کہائی کو کھور کیا کہائی کے کہائی کو کھور کے کہائی کے کہائی کھور کو کھور کیا کھور کی کھور کے کہائی کو کھور کے کہائی کو کھور کیا کہائی کو کھور کے کہائی کو کھور کو کھور کی کھور کی کھور کو کھور کی کھور کے کھور کو کھور کے کھور کو کھور کو کھور کے کھور کے کہائی کو کھور کو کھور کے کہائی کی کھور کے کھور کے کھور کو کھور کے کہائی کو کھور کے کہائی کھور کور کے کہائی کے کھور کے کھور کے کھور کور کے کہائی کھور کور کے کھور کے کھور کے کھور کے کھور کے کھور کے کھور کے کے کھور کور کے کھور کے کھور کے کھور کور کے کھو

تنویرالابصار مع در مختار میں ہے: "(ویجیب) و جوبا، و قال الحلواني ندبا، والواجب الإجابة بالقدم (من سمع الأذان) ولو جنبالا حائضاو نفساء و سامع خطبة و في صلاة جنازة و جماع، و مستراح و أكل و تعليم علم و تعلمه "ترجمه: اور اذان كاجواب دے وجو بی طور پر اور امام حلوانی نے فرمایا كه استخبابی طور پر اور اجابت بالقدم واجب ہے، جو شخص اذان كوسنے اگرچه جنبی ہو، نه كه حيض و نفاس والی اور خطبه سننے والا اور نماز جنازه

ادا کرنے والا، اور جماع، قضائے حاجت، کھانے پینے اور علم دین سکھنے سکھانے میں مشغول افر اد (کہ ان لوگوں پر اذان کا جو اب نہیں۔)(تنویرالابصارمع درمختار، جلد2، صفحه 79-81، دارالمعرفة، بیروت)

مراقی الفلاح میں ہے: "ولا یجیب فی الصلاۃ ولو جنازۃ و خطبۃ و سماعها و تعلم العلم و تعلیمه و الأکل و الجماع و قضاء الحاجة "ترجمہ: اور نماز میں اگرچہ نماز جنازہ ہو اور خطبہ دینے اور سننے ، اور علم دین سکھنے اور سکھانے اور کھانا کھانے اور ہمبستری اور قضائے حاجت کے دوران اذان کا جواب نہیں دے گا۔ (مراقی الفلاح، جلد 1، صفحہ 80، المکتبۃ العصریۃ)

بحرالرائق میں ہے:"لا تجب الإجابة عند الأكل كما صرح به" ترجمه: كھاتے وقت اذان كاجواب واجب نہیں جیسا کہ فقہائے کرام نے اس کی تصر تے فرمائی ہے۔ (البحرالدائق، جلد1، صفحه 274، دارالکتاب الاسلامی، بیروت) عاشية الطحطاوي على مراقى الفلاح مين م: "إختلف في الإجابة فقيل واجبة وهو ظاهر ما في الخانية والخلاصة والتحفة وإليه مال الكمال ـــوقيل مندوبة وبه قال مالك والشافعي وأحمد وجمهور الفقهاء واختاره العيني في شرح البخاري ـــوصرح في العيون بأن الإمساك عن التلاوة و الاستماع إنماهو أفضل وصرح جماعة بنفي وجوبها باللسان وأنهامستحبة حتى قالوا: إن فعل نال الثواب وإلافلا أثم ولاكراهة ___وفي مجمع الأنهر عن الجواهر إجابة المؤذن سنة وفي الدرة المنيفة أنهامستحبة على الأظهروالحاصل أنه اختلف التصحيح في وجوب الإجابة باللسان والأظهر عدمه"ملتقطاً۔ ترجمہ: اذان کے جواب کے بارے میں اختلاف ہے، کہا گیاہے کہ اذان کاجواب واجب ہے اوریہی خانیہ، خلاصہ اور تحفہ کا ظاہر ہے اور اس کی جانب علامہ کمال دحمۃ الله علیه ماکل ہوئے۔۔۔اور ایک قول بیہ کہا گیا کہ اذان کاجواب مستحب ہے اوریہی امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور جمہور فقہاءنے فرمایا اور اسی کوعلامہ عینی رحمة الله علیہ نے بخاری کی شرح میں اختیار فرمایاہے اور عیون میں صراحت کی کہ اذان کے وقت قر آن کریم کی قراءت کرنے اور سننے سے رُکناافضل ہے اور ایک جماعت نے زبان سے جواب کے عدم وجوب کی صراحت کی ہے اور پیہ کہ زبان سے جواب مستحب ہے یہاں تک کہ فقہائے کرام نے فرمایا کہ اگر زبان سے اذان کا جواب دے گاتو ثواب حاصل کرے گا،ور نہ زبان سے جواب نہ دینے میں کوئی گناہ اور کر اہت نہیں۔۔۔ اور مجمع الانہر میں جواہر کے حوالیہ سے ہے کہ مؤذن (یعنی اذان) کا جواب دیناسنت ہے اور درہ منیفہ میں ہے کہ اظہر قول کے مطابق اذان کا جواب دینا

مستحب ہے اور حاصل ہے ہے کہ زبان سے جواب دینے کے واجب ہونے میں تصحیح کا اختلاف ہے اور زیادہ ظاہر اس (کے جواب) کا واجب نہ ہونا ہے۔ (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد 1، صفحہ 202، دار الکتب العلمیه، بیروت) فقاوی فیض الرسول میں ہے: "بہتر ہے کہ اذان ہونے سے پہلے افطار کرے پھر جب اذان شر وع ہوجائے تو کھانا پینا بند کرے اور اگر اذان شر وع ہونے پر افطار کرے تو تھوڑا کھائی کر کھم جائے، اذان کا جواب دے پھر اس کے بعد جوچاہے کھائے پیئے۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 514، شبیر برادرز، لاھور)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُه أَعْلَم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّم



Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat





feedback@daruliftaahlesunnat.net